تواضع وانکساری

اعداد

فضیلۃ الشیخ یوسف بن حسن الحمادی حفظہ اللہ

ترجمہ

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی

مراجعہ

ڈاکٹر عبد الحمید ظفر الحسن

صوبائی جمعیت أہل حدیث ممبئی

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله حمدًا كثيرًا طيِّبًا مباركًا فيه، وأشهد أن لا إله إلَّا الله وحده لا شريك له، وأشهد أنَّ محمدًا عبده ورسوله، أمَّا بعد:

محترم قارئین! یہ بات کسی مسلمان پر مخفی نہیں کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد امت کو اخلاق حسنہ کی دعوت دینا، بد اخلاقی کے اعمال سے آگاہ کرنا اور انہیں پاک کرنا تھا۔

اس رسالہ میں ایک ایسے ہی عمدہ خصلت وخوبی کے متعلق گفتگو ہوگی، جس کی ضرورت سماج کے ہر فرد کو ہے۔اس کی حاجت والد کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے، ماں کو اپنی اولاد کے ساتھ ہے، شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ ہے، بیوی کو اپنے شوہر کے ساتھ ہے، مدرس کو طلباء کے ساتھ ہے، پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے ساتھ ہے، مینیجر کو اپنے ملازم کے ساتھ ہے، اور ملازم کو اپنے آڈیٹرز کے ساتھ، ڈاکٹر کو مریض کے ساتھ ہے، داعی اسلام کو مدعووین کے ساتھ ہے وغیرہ الغرض اس کی ضرورت سماج کے ہر فرد کو ہے، اور وہ ہے تواضع وانکساری۔

تواضع وانکساری کی دین اسلام میں بڑی اہمیت اور اس کے کئی نفع بخش فوائد اور قابل قدر نتائج ہیں۔ یہ ایک ایسی عمدہ خصلت ہے کہ جس سے تفاخر و برتری کا عنصر ختم ہوتا ہے، اس سے ظلم وعدوان کے باب کا انسداد ہوتا ہے، اور دل کی اصلاح وصفائی کا

عمل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”إِنّ اللَّهَ تَعالى أَوْحى إِلَيَّ: أَنْ تَواضَعُوا، حَتّى لا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلى أَحَدٍ، ولا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلى أَحَدٍ“۔[صحیح مسلم:۲۸۶۵]

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، حتی کہ کوئی شخص دوسرے شخص پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ تواضع؛ شر و برائی کے دو بڑے دروازے کا انسداد کرتا ہے:

پہلا: تفاخر و بڑکپن، خود ستائی اور دوسروں پر برتری جتانے وغیرہ کے مرض کا انسداد کرتا ہے۔

دوسرا: سرکشی وتعدی، اور ظلم میں حد سے بڑھ جانے کے باب کا انسداد کرتا ہے۔

تواضع کی ضرورت اس سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ- باذن الٰہی- باہم الفت ومحبت کی فضا قائم ہوتی ہے، دلوں میں باہمی قربت ونزدیکی کا رشتہ اُستوار ہوتا ہے، اور لوگوں کے نفس ومزاج میں باہم یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اِسی معنی کی طرف نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ:

”أَكْمَلُ المُؤْمِنِينَ إيمانًا أحاسِنُهُمْ أَخْلاقًا، المُوَطَّئُونَ أَكْنافًا، الَّذِينَ يَأْلَفُونَ ويُؤْلَفُونَ، ولا خَيْرَ فِيمَن لا يَأْلَفُ ولا يُؤْلَفُ“۔[المعجم الصغیر للطبرانی:۶۰۵، وحسّنہ الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر:۱۲۳۱]

مومنوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں اچھے ہوں اور نرم پہلوؤں والے ہوں، اور وہ جو کہ محبتی ہوتے ہیں اور وہ بھی محبت کئے جاتے ہیں، اور اس

شخص میں کوئی بھلائی نہیں، جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کیا جائے۔
معلوم ہوا کہ متواضع شخص بڑا ملنسار، محبتی اور نرم مزاج اوصاف کا حامل ہوا کرتا ہے۔
اور جو شخص اس عمدہ خصلت سے آراستہ ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے مابین بلند فرما دیتا ہے، اسے اپنے بندوں میں اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا فرماتا ہے، اور یوں لوگوں کے دل اس کی طرف محبت سے کھینچے چلے جاتے ہیں، انسانی نفوس اس کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں، اور اس کی ہم نشینی و قربت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"وما تواضَعَ أحدٌ لله إلَّا رفَعَه اللهُ"۔[صحیح مسلم:۲۵۸۸].

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع و انکساری اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند فرمایا دیتا ہے۔
نیز ایک اور جگہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"ما مِن آدمِيَ إلاَّ فِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ فَإذا تَواضَعَ قِيلَ لِلْمَلَكِ: ارْفَعْ حَكَمَتَهُ، وإذا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلَكِ: دَعْ حَكَمَتَهُ"۔[المعجم الكبير للطبراني:۱۲۹۳۹،وحسَّنه الألباني في صحيح الترغيب:۲۸۹۵]

ہر آدمی کے سر میں ایک حَکمت (یعنی لگام نما رسی) ہوتی ہے، جو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، بندہ جب تواضع اور عاجزی اختیار کرتا ہے، تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کے لگام (یعنی مقام) کو بلند کر دو، اور جب وہ تکبر اختیار کرتا ہے، تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لگام (یعنی مقام) کو نیچا کر دو۔
حَکَمت سے مراد وہ شی ہے جو جانور کے جبڑے کے نیچے لگایا جاتا ہے، تاکہ اسے

مالک کی مخالفت سے روکا جاسکے، جیسے لگام وغیرہ۔ یہاں اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ عزت وذلت، پستی وبلندی کی ملکیت واختیار اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

یہ ہے تواضع کی شان وپہچان، جس کا حقیقی مفہوم یہ ہوا کہ ایک متواضع شخص میں قبولِ حق کا مادہ ہو، داعی خیر کی پکار پر لبیک کہنے والا ہو، اللہ کی مراد اوراس کے حکم کے سامنے سرِتسلیم خم کردینے والا ہو، لوگوں کے لئے اپنے بازو جھکادینے والا ہو، اوران کے لئے نرمی وشفقت کا پہلو رکھتا ہو۔ تواضع کا یہ معنیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے ماخوذ ہے:

"الكِبْرُ بَطَرُ الحقِّ وغَمْطُ النّاسِ"۔[صحیح مسلم:۹۱]

تکبر نام ہے حق کو ٹھکرادینے اورلوگوں کو حقیر سمجھنے کا۔

سواس اعتبار سے تواضع کا مفہوم یہ طے ہوا کہ صاحب تواضع شخص میں قبول حق کا مادہ پایا جائے، لوگوں کے لئے نرمی کا پہلو پایا جائے اوراس میں باہمی الفت ومحبت کا جذبہ ہو، نیز وہ لوگوں کی تحقیر وتذلیل کے رویہ سے پاک ہو۔

اسی معنیٰ میں سلف صالحین سے بہت سارے آثار بھی منقول ہیں:

امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ تواضع کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: **"أنْ تَخْضَعَ لِلْحَقِّ وتَنْقادُ لَهُ، ولَوْ سَمِعْتَهُ مِن صَبِيٍّ قَبَلْتَهُ مِنه، ولَوْ سَمِعْتَهُ مِن أجْهَلِ النّاسِ قَبِلْتَهُ مِنهُ"**. آپ حق کے لئے جھک جائیں، اوراس کی اتباع کریں، اگرچہ تم وہ حق بات کسی بچے سے ہی کیوں نہ سنے ہو، پھر بھی تم اسے قبول کرلو، اوراگرچہ اسے تم نے جاہل ترین شخص سے سنی ہو، پھر بھی اسے قبول کرلو۔[حلیۃ الاولیاء:۸/۹۱]

ان کے علاوہ بعض سلف نے کہا ہے کہ: ”هُوَ خَفْضُ الجَناحِ، ولِينُ الجانِبِ“. تواضع بازو جھکا دینے اور نرم پہلو اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔

تواضع کی علامات ونشانیاں:

مذکورہ احادیث وآثار سے یہاں قاری کے سامنے ایک اہم مسئلہ کی وضاحت ہو جاتی ہے، اور وہ ہے: تواضع کی علامات ونشانیاں۔

مذکورہ تفصیلات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ متواضع شخص قبول حق کی صلاحت رکھتا ہے، دوسروں کی طرف سے پیش کی گئی نصیحت اور حاصل شدہ خیر کو اپنے لئے نہایت قیمتی سرمایہ سمجھتا ہے، اور اپنی خطا کا معترف ہوتا ہے، ملاقات کے وقت لوگوں سے سلام میں پہل کرتا ہے، ظہور وشہرت کو ناپسند کرتا، مدح وتعریف سے بھاگتا ہے، تزکیہ، خودسرائی اور اتراہٹ کو ناپسند کرتا ہے، شر میں پڑ جانے کی صورت میں سرکشی نہیں دکھاتا، اور نہ ہی عُجبِ نفس کا شکار ہوتا ہے۔ وہ تو لوگوں کا قدرداں ہوتا ہے، ان سے اچھا برتاؤ کرتا ہے، اگر کوئی اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے تو فضیلت کو اسی کی طرف منسوب کرتا ہے، ان کی مجلسوں میں عام سی جگہ پر بھی بیٹھنے پر راضی ہو جاتا ہے، خود کو نمایا نہیں کرتا، اور نہ ہی صدر مجلس میں بیٹھنے کا قصد کرتا ہے۔ کھلے دل اور مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش آتا ہے، نہ ان کی تحقیر وتذلیل کرتا ہے اور نہ کبھی جنس اور نسل کی طرف کوئی توجہ دیتا ہے، گویا اس کا حال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں ڈھلا ہوتا ہے: ﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ [المائدة: ٥٤] وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر۔

اور مزید یہ کہ اِسی طرح ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی تھے۔ آپ خود اپنے کپڑے ٹانک لیتے، جوتے سل لیتے، اور ہر وہ کام خود کر لیتے، جو لوگ اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے بیچ میں کیا کرتے تھے؟ فرماتی ہیں کہ: ”كانَ فِي مِهْنَةِ أهْلِهِ، فَإذا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قامَ إلى الصَّلاَةِ“۔ آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں لگے رہتے، پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو آپ نماز کے لئے نکل کھڑے ہوتے“۔ [صحیح البخاری: ۶۰۳۹]

اور آپ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تھے، تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ خود سے اپنا ہاتھ کھینچ نہ لیتا، اور نبی اکرم ﷺ کمزور مسلمانوں کے پاس آ کر ان کی زیارت فرماتے، ان کے مریضوں کی عیادت کرتے، اور انکے جنازے میں شرکت کا شرف بخشتے، اور آپ ﷺ بیوہ و مسکینوں کی حاجت بَر اری کرتے، اور اس عمل خیر کے وقت کبھی ناک بھوں نہ چڑھاتے، انصاری صحابہ کی زیارت کو جاتے، ان کے بچوں کو سلام پیش کرتے، ان کے سروں پر دست شفقت پھیرا کرتے، آپ ﷺ بلا تکلف زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر بیٹھ کر کھانہ بھی تناول فرمالیتے، بکری کے دودھ خود ہی دوہ لیتے، اِس کے علاوہ آپ ﷺ کے تواضع وانکساری کی اور بھی کئی مثالیں ہیں۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ یہ کہا کرتے تھے کہ:

”آكُلُ كَما يَأْكُلُ العَبْدُ، وأجْلِسُ كَما يَجْلِسُ العَبْدُ“۔ [مسند أبي يعلى: ۴۹۲۰، وانظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة للالبانی: ۵۴۴].

میں ویسے ہی کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے، اور ویسے ہی بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔

اخیر میں عرض ہے کہ متواضع شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے نیت کی سلامتی کے تئیں حریص بنے، اور تواضع کے معاملے میں اپنے ارادے کی اصلاح کرے، کیونکہ تواضع دین کا

ایک حصہ ہے، قربت الٰہی کا ایک ذریعہ ہے، بلکہ یوں کہیں کہ وہ اشرف واجل عبادات میں سے ایک ہے۔ اسی معنیٰ کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے:

"وما تواضعَ أحدٌ لله إلَّا رفَعَهُ اللهُ"۔[صحیح مسلم:۲۵۸۸].

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع وانکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند فرمادیتا ہے۔

چنانچہ جو بھی اللہ کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ اسے بلند فرمادے گا، اور جو اللہ کے لئے متواضع نہ بنے -والعیاذ باللہ- تو اللہ عزوجل اسے ذلیل و پست کردیتا ہے۔

تنبیہ: متواضع شخص پر لازم ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتدا و پیروی کرے، آپ جیسا اخلاق وسیرت اختیار کرے، خواہ وہ گھر میں ہو، کام اور تجارت میں ہو، محلے میں ہو یا مسجد میں اور اسی طرح دیگر تمام احوال میں۔

چنانچہ متواضع شخص اس طرح قبولیت عمل کے دونوں شرائط کو پوری کرلیتا ہے، اور وہ دونوں: اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ورضاجوئی، اور نبی اکرم ﷺ کے سنت کی پیروی ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور اس رسالہ کے قاری کو دینی بصیرت عطا فرمائے، اور ہم سب کو اسلامی اخلاق سے آراستہ فرمائے۔ آمین

والحمد لله رب العالمين

وصلى الله وسلَّم على نبيِّنا محمد وآله وصحبه أجمعين.



ہماری اہم مطبوعات

علماء کے حقوق
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

رقیہ مروجہ کے منکرات
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

حافظ صلاح الدین یوسف
حیات و خدمات
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

طالب علم کا زیور
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

جدید مناہج کی حقیقت
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

خانہ ساز شریعت
آئینہ کتاب و سنت
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

قادیانیت کی حقیقت
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

بھینس کی قربانی
ایک علمی وتحقیقی جائزہ
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI
14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 400 070
● Phone : 022-26520077 ahlehadeesmumbai@gmail.com
 @JamiatSubai  subaijamiatahlehadeesmum  SubaiJamiatAhleHadeesMumbai
www.ahlehadeesmumbai.com